Paigham Sulh, 10 June 1925 www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لفظ رشی کی حقیقت

(مولوی عبدالحق صاحب کے قلم سے)

عام طور پر لفظ رشی کو نبی اور رسول کا مترادف سمجھا جاتا ہے لیکن سنسکرت کی کسی لغت میں اس لفظ کے معنی نبی اور رسول اور منتر کے معنی خفیہ بات کے ہیں - ان دونوں لفظوں کے مفہوم کو ادا کرنے والے کوئی اور الفاظ موجود نہیں ہیں

"رشیو منترو درشٹا" کے مشہور جملہ کی بنا پر اس کے معنی منتروں کے دیکھنے والے کے ہو سکتے ہیں - اور منتر کے معنے خفیہ بات کے ہیں مگر خدا کی طرف الہام پانے والا یا خدا کی طرف سے پیغامبر یہ معنی لفظ رشی کے قطعاً کسی لغت میں موجود نہیں - اور نہ وید میں اس کا کہیں ذکر ہے -

لوگ رشیوں کو بناتے ہیں

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ کے ماتحت کسی کو نبی بنانا اللہ تعالے کا کام ہے - اور وہ زمانہ کی ضرورت کے لحاظ سے جس کو چاہتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے نبی اور رسول بنا دیتا ہے کسی انسان کی سعی و کوشش اسکو نبی نہیں بنا سکتی یا دوسرے الفاظ میں یوں سمجھو کہ نبوت کوئی کسبی چیز نہیں کہ انسان اسکو اپنی محنت اور سعی عمل سے اکتساب کرے بلکہ وہ ایک موہبت ہے کہ جو اللہ کی طرف سے اسکی صفت رحمانیت کے ماتحت انسان کو عطا ہوتی ہے ہاں اسکے لئے طبیعت کی صلاحیت شرط ہے کہ جو اس کے صدق دعوی پر ایک کھلی اور بین دلیل ہوتی ہے - نبوت کیوں اکتسابی چیز نہیں ہو سکتی - یا اسکے موہبت الٰہی ہونے کے کیا دلائل ہیں - اسپر میں اس مختصر سے نوٹ میں بحث کرنا نہیں چاہتا - یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس پر ہر شخص غور و فکر کے دلائل پیدا کر سکتا ہے میں اسوقت صرف ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ نبی اور رسول خدا بناتا ہے مگر رشی لوگ خود بنتے ہیں - اور دوسروں کو بناتے ہیں - ہمارے اس زمانہ میں ہم نے دیکھا کہ دیانند جی مہاراج کو لوگوں نے رشی نہیں بلکہ مہرشی بنا دیا - سوامی دیانند جی کو نہ خدا نے رشی بنایا اور نہ وہ خود رشی بنے بلکہ ان کی سوانح عمری مرتبہ لالہ آتما رام صاحب وغیرہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے آپ کو رشی کہدینے پر سوامی جی نے کہا کہ "تم مجھے رشی کہہ رہے ہو لیکن سچ جانو کہ اگر میں کناد رشی کے سمے (زمانہ) میں اتپن (پیدا) ہوتا تو اسوقت کے ودوانوں (علماء) میں مشکل گنا جاتا" (صـ)

سوامی جی کے ان الفاظ سے یہ صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی حین حیات میں رشی نہیں کہتے تھے - پس نہ خود رشی بنے اور نہ انہوں نے خدا کی طرف سے رشی ہونے کا دعوی کیا مگر لوگوں نے انہیں رشی نہیں بلکہ مہرشی اور رشی اعظم بنا دیا -

بائبل کے نبی گر

بائبل کی کتاب سموئیل میں میں نے اپنی طالب العلمی کے زمانہ میں پڑھا کہ ساؤل نام ایک شخص گدھے چرایا کرتا تھا - اتفاق سے ایک دن اسکا ایک گدھا گم ہو گیا - وہ اس زمانہ کے سموئیل نامی نبی کے پاس آیا - جسطرح وہ رمال جوتشی گم شدہ چیزوں کا اٹکل پچو پتہ بتلایا کرتے ہیں وہ بھی اس طرح اس کے گدھے کا کوئی سراغ بتلا دے - سموئیل نے اسے کہا کہ گدھا تو بعد میں تلاش کرنا - آ میں تجھ کو خود نبی بنا دوں چنانچہ اس نے ایک سینگ تیل کا بھر کر اسکے سر پر انڈیل دیا - بس اسکے سر کا مسح ہونا ہی تھا کہ وہ شخص نبی بن گیا - اور روح القدس جو اس انتظار میں کہیں بیٹھی ہوئی تھی اس کے بیٹھ پھیرتے ہی اس کے اوپر آ اتری -

(سموئیل اول باب ۱۵)

اس قصہ کو پڑھ کر مجھے بائبل نویسوں کی فصاحت اور فراست پر بہت ہی تعجب ہوا - نبی بنانے اور بن جانے کا یہ ایک طریق ہے جو بائبل میں نظر آتا ہے - لیکن موت کے بعد کسی شخص کو رشی اور مہرشی بنا دینا یہ اس سے عجیب تر ہے اور یہ ہمیں آریہ سماج کی تاریخ میں ملتا ہے -

آریہ سماج کے خیال میں رشی بنتے اور بنائے جاتے ہیں اس علم و روشنی کے زمانہ میں کہ جب اکثر غیر مذاہب نے اور خصوصاً آریہ سماج نے بظاہر اسلام کی شب و روز مخالفت کے باوجود بہت سی تعلیمات اسلامیہ کو اپنا لیا ہے میرا خیال تھا کہ اس مسئلہ کے متعلق بھی انہوں نے اپنی غلط فہمی کو محسوس کر کے اندر ہی اندر کچھ اصلاح کر لی ہوگی - مگر سوامی شردھانند جی کے الفاظ کو ان کے ایک مضمون میں پڑھ کر مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ ان کا اور ان کے پرانے رشیوں کا یہ دعوی ہے کہ ہم نہ صرف رشی بنا سکتے ہیں بلکہ رشی پیدا کرنے کا طریق جانتے ہیں - آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح درختوں کی زندگی میں فرق سیدھا تنا در اور موٹا ہونا پرورش پر منحصر ہے اس طرح ماں باپ کی عقل پر بچہ کی خوب صورتی اور اسکے اعضاء کا سڈول ہونا منحصر ہے " یہاں تک تو سوامی جی سے ہم بھی متفق ہیں - کیونکہ اس اصول کو تسلیم کر لینے سے تناسخ کا مسئلہ بیخ و بنیاد سے اکھڑ جاتا ہے - اور اولاد کا کمزور اور بیمار پیدا ہونا ماں باپ کی کم عقلی پر دلالت کرتا ہے، نہ گذشتہ جنم کی بداعمالیوں پر مگر اسکے بعد سوامی جی لکھتے ہیں کہ نہ صرف یہی بلکہ آتما (روح) اور من (دل) کے نقص پیدا ہونے میں بھی ماں اور باپ کا بڑا بھاری حصہ ہے - آریہ ورت کے قدیم رشیوں کا یہ دعوی تھا کہ وہ نہ صرف رشی بنانے بلکہ رشی پیدا کرنے کا طریق جانتے تھے چنانچہ برہدارنیک اپنشد ادھیائے ۶ براہمن ۴ میں رشی پیدا کرنے کی ہدایات موجود ہیں (سنسکار ودھی معہ تفسیر چندر دیباچہ سوامی شردھانند سابق مہاتما منشی رام صـ)

سوامی صاحب مذکور نے اپنے اس مضمون میں رشی بننے کا طریق ویدک سنسکاروں پر عمل کرنا بتلایا ہے یعنے وہ ۱۶ رسوم کہ جو ایک آریہ کو اپنے یوم پیدائش سے مرنے تک کرنی پڑتی ہیں - مثلاً ایام حمل میں ماں باپ کا رکھ رکھاؤ - بچہ کی پیدائش کی رسوم دودھ چھڑا کر بچہ کو روٹی کھانا سکھلانا - سر پر چوٹی رکھنا - کان چھیدنا وید پڑھنا شروع کرنا - وغیرہ وغیرہ - ان رسومات کے ادا کرنے کو سوامی جی کے خیال میں انسان رشی بن سکتا ہے - مگر رشی بنانے کے جس نسخہ کا حوالہ انہوں نے دیا ہے - اس کے بتلانے میں انہوں نے بخل سے کام لیا ہے اگر وہ اصل نسخہ نقل کر دیتے تو یہ ۱۶ سنسکاروں کا طول امل اسکے سامنے بالکل ہیچ تھا - ہم اپنے آریہ دوستوں کی خاطر اس نسخہ کو اصل سنسکرت کتاب سے ترجمہ کر کے نقل کر دیتے ہیں - کیونکہ آریہ اخبارات میں آجکل رشیوں کی بڑی سخت ضرورت ظاہر کی جا رہی ہے -

رشی بنانے کا تیر بہدف اور رشیوں کا اپنا مجرب نسخہ

اتھ یا اچھیت پترو مے پنڈتو وگیتہ سمتم گمہ ششروشتام واچم بھاشتا جایت سروان ویدان انو بروویت سروم آیورایاد ہتی مانسوں اودنم پاچ یتوا سرپشمنتم اشنیاتام ایشورو جنیتوا اوکشین وارشبھین وا -

ترجمہ :- جو شخص یہ چاہے کہ میرا بیٹا پنڈت عقلمند، بہادر، خوبصورت کلام کا بولنے والا، چاروں ویدوں کا متکلم اور کامل عمر کا پانے والا ہو وہ گوشت چاولوں کے ساتھ پکا کر اس میں گھی ڈال کر اپنی عورت کے ساتھ کھائے"

کس جانور کا اور کتنی عمر والے جانور کا گوشت ہونا چاہیے - اس کو ہم ہندو جذبات اور احساسات کو مد نظر رکھتے ہوئے سردست صیغۂ راز میں رکھتے ہیں جو اس نسخہ پر عمل کرنے کے لئے سردست تیار ہوں ان کی خاطر بتلا دیتے ہیں کہ ہمیں بخل بھی نہیں - روپیہ کا جوابی خط بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ سے مفت دریافت کر سکتے ہیں -

(عبدالحق ودیارتھی چھاچھی محلہ راولپنڈی)